C 6
.V1766v

C6 .V1766v
INSTITUTE
OF
ISLAMIC
STUDIES
39212 ★
McGILL
UNIVERSITY

2687151

Valī Allāh, Shāh

Vaṣīyat nāmah

RE

C6
V1766v

39212

16/12/68

وصیت نامہ حضرت مولنا شاہ ولی اللہ صاحب معہ رسالہ دانشمندی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اما بعد جب اس خاکسار ذرہ بیمقدار نے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ کا وصیت نامہ دیکھا تو بہت نافع پایا۔ لیکن چونکہ وہ فارسی زبان مین تہا۔ اور عوام اُس سے مستفید نہین ہو سکتے تھے۔ لہذا محض خیر خواہی عوام کو مدنظر رکھکر سلیس اردو زبان مین اُسکا ترجمہ کر دیا وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب قال الشیخ رحمہ اللہ سب تعریفین اُس اللہ کو ہین جو حکمتین سکہانے والا اور نعمتین بہانے والا ہے۔ اور عرب اور عجم کے سردار حضرت محمد مصطفے احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ کی رحمتین نازل ہون۔ اور آپ کی آل اور صحابہ پر جو فضل اور کرم کے صاحب ہین۔ اما بعد فقیر ولی اللہ عفی عنہ لکہتا ہے کہ یہ چند باتین مین اپنی اولاد اور اپنے احباب کو انکی وصیت کرتا ہون۔ مین نے اسکا نام المقالۃ الوضیۃ فی النصیحۃ والوصیۃ مقرر کیا حسبنا اللہ ونعم الوکیل وھو الھادی الی سواء السبیل

پہلی وصیت۔ اعتقاد اور عمل مین قرآن مجید اور حدیث شریف کو اپنا دستاویز بنا کر انکے معانی کو اچھی طرح سوچنا اور سمجھنا چاہیے۔ اور چاہیے کہ دونون مین سے تہوڑا تہوڑا ہر روز پڑہین اور اگر پڑھ نہ سکین تو دونون کے ترجمہ کا ایک ورق سُن لیا کرین۔ اور اہل سنت کے پہلے لوگون کے عقائد کو اختیار کرین۔ اور جن مسائل کی تفتیش اور تفصیل سلف نے نہین کی اُنکی ڈہونڈھ بہال اور منطقی لوگون کے کچے شکوک کی طرف توجہ نہ کرین۔ اور فروعی مسائل مین اُن محدثین

39212

عالمون کی پیروی کرین جو حدیث وفقہ کے جامع ہون ۔ اور فقہ کی تفریعات کو ہمیشہ کتاب وسُنّت کے پیش کرتے ہین ۔ جو موافق ہوا اُسکو قبول کرین اور جو مخالف ہو ۔ اُسکو چھوڑ دین "کالائے بد بریش خاوند"۔ اجتہادی مسائل کو قرآن وحدیث کے پیش کرنے سے اُمّت کو کبھی بھی استغنا حاصل نہین ۔ اور جن نیم مُلّا فقہانے کسی ایک عالم کی تقلید کو سند بنا کر حدیث شریف کی ڈھونڈھ بھال کو چھوڑ دیا ہے اُنکی بات کو نہ سنین ۔ اور اُنکی طرف توجہ نکرین ۔ اور اُنسے دور رہنے مین اللہ تعالےٰ کا قرب ڈھونڈ ہین ۔

دوسری وصیت ۔ امر معروف کی حد یہ ہے ۔ کہ فرضون اور بڑے بڑے گناہون اور اسلام کے شعارون مین تو امر معروف اور نہی منکر سختی کے ساتھہ کرے ۔ اور جو لوگ کہ اس باب مین سستی کرتے ہین اُنسے صحبت نہ رکھے ۔ اور اُنکا دشمن بن جائے ۔ اور باقی کامون مین خاص کر اُن باتون مین "جن مین سلف (پہلے علما) نے خلف (پچھلے علما) سے خلاف کیا ہے" فقط اس حدیث کا سنا دینا ہی امر معروف اور نہی منکر ہے ۔ ان مین سختی کرنا اچھا نہین ۔

تیسری وصیت ۔ اسوقت کے وہ مشائخ جو طرح طرح کی بدعتون مین مبتلا ہین عام لوگون کے غلو اور کرامات پر مغرور ہو کر اُنکے ہاتھہ مین ہاتھہ دینا اور اُنسے بیعت کرنا ہرگز نہ چاہیئے ۔ اسلیے کہ اکثر عوام کا غلو رسم کے باعث ہوا کرتا ہے ۔ اور حقیقت مین رسمی باتون کا کچھہ اعتبار نہین اور اس زمانے کے تمام کرامات فروش "الا ماشاء اللہ" طلسمات اور نیرنگون کو کرامت جانے ہوئے ہین ۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے ۔ کہ اقسام خوارق عادات (کرامات) مین سے زیادہ مشہور (بات) تو لوگون کے دل کی باتون پر مطلع ہونا اور واقعات آیندہ کا ظاہر ہو جانا ہے ۔ اور اس کے کئی طریق ہین ۔ علم نجوم اور رمل ہی باب ضمیر انہین مین سے ہے ۔ یہ نہ سمجھنا کہ نجوم مین کسی امر پر حکم لگانا تسویہ بیوت پر موقوف ہے ۔ اور رمل مین زائچہ پر ۔ (اسلیے کہ) ہمنے تجربہ کیا ہے ۔ کہ فن نجوم کے ماہر نے جب جان لیا کہ دن کے دقائق سے اب کونسا دقیقہ ہے وہین سے اُسکا ذہن طالع کی طرف انتقال کر جاتا ہے ۔ اور سارے خانے اور ستارون کے

ہدکانے اُسکو دل مین اسطرح سے ظاہر ہو جاتے ہین گویا تسویۃ البیوت کا صفحہ اُسکے سامنے رکھا ہے۔ اور ایسا ہی فن رمل کا ماہر کبھی اپنے دلمین معین کر لیتا ہے۔ کہ مینے فلان انگلی کو لحیان مقرر کیا ہے۔ اور فلان انگلی کو فلان شکل۔ تو فوراً ذہن مین آجاتا ہے۔ کہ ان اشکال سے کیا پیدا ہوتا ہے یہانتک کہ زائچہ اُسکے سامنے حاضر ہو جاتا ہے سو اگر کوئی آدمی علم نجوم یا رمل کا ماہر ہو اور بظاہر ایسا کوئی عمل نکرے مگر دل ہی دل مین لوازمات حکم کے مرحلے طی کر کے کوئی حکم لگا دیوے۔ اور مطابق ہو جاوے۔ تو اسکو کشف یا کرامت نہ سمجھنا چاہیے اور انہین مین سے ہے کہانت کا باب بانواع خود۔ اور یہ فن نہایت وسیع ہے کبھی تو جن کے حاضر کرنیسے اور کبھی اسکے بغیر (اس مین عمل کیا جاتا ہے) اور انہین مین سے ہے طلسم کا باب کہ ستارون کی قوتون کو ایک صورت مین بند کر لیتے ہین۔ اس سے لوگون کے دل کی بات معلوم ہو جاتی ہے۔ اور جوگ کے عمل (یہی انہین مین سے ہین) کہ جوگیون کے بعض ملاحظون کو لوگون کے دل کی باتین معلوم کرنے مین پوری خاصیت ہے۔ اور جو شخص ان باتون کی تحقیق کرنا چاہے۔ تو ان فنون کی کتابون کو دیکھے۔ اور کسی کام پر ہمت لگانا۔ اور ڈراونی شکل سے ظاہر ہونا۔ اور کسی کے دل پر دل رکھنا۔ اور طالب کو مسخر کرنا نیرنگ کے قسمون سے ہے۔ چند ملاحظے ہین جو اس کام تک پہنچا دیتے ہین۔ نیکوکار یا بدکار ہونے یا مقبول اور مردود ہونے سے ان باتون مین کچھ فرق نہین پڑتا ایسا ہی وجد اور شوق اور اضطراب اور اس حالت کا حاضرین مین اثر کرنا۔ اُس کا منشا قوت بہیمیہ کا تیز ہونا ہے۔ جسمین یہ قوت زیادہ ہوگی اُس مین وجد زیادہ ہوگا۔ ہان بعض نیک بخت لوگ کسی نیک نیت سے یہ عمل اور یہ حالتین کیا کرتے ہین اور صرف اتنی بات اُنکو کرامت نہین بناتی جیسا کہ پوشیدہ نہین۔ ہمنے بہت سے سادہ لوح آدمیون کو دیکھا ہے کہ اُنھون نے جب ان اعمال کو کسی شیخ سے سیکھا۔ تو اُسی مین کرامت جاننے لگ گئے۔ علاج یہ ہے۔ کہ حدیث کی کتابون جیسے صحیح بخاری اور مسلم اور سنن ابو داؤد اور سنن ترمذی اور حنفیہ اور شافعیہ کی فقہ کی کتابون کو پڑھے۔ اور بظاہر سنت پر عمل کرنا اختیار کرے اگر اللہ تعالے اُس کے دل مین سچا شوق بخش دیوے اور اس راستے کی طلب غالب ہو جاوے۔ تو کتاب عوارف کے (ابواب) آداب

نماز و روزہ و اذکار اور اوقات کی پابندی کا مطالعہ کرے - اور یادداشت کے پیدا کرنے کے طریق مین خاندانِ نقشبندیہ کے رسالون کو دیکھے - ان بزرگون نے ان دونون بابون کو ایسا واضح لکھا ہے کہ ان کے ہوتے کسی پیر کی حاجت نہین رہتی - جب نورِ عبادت کی کیفیت اور یادداشت کی نسبت ہوگئی اس پر مواظبت (ہمیشگی) کرے - اگر اس فرصت مین کوئی ایسا عزیز ل جاوے کہ اُسکی صحبت کشش کی چابی ہو - اور اسکی صحبت کی تاثیر آدمیون مین اثر کرتی ہو تو اُسکی صحبت کرے یہانتک کہ حالت مطلوبہ عادت بنکر طبیعت مین پختہ ہو جاوے - اسکے بعد گوشہ مین بیٹھہ جاوے اور اس ملکہ مین مشغول ہو جاوے - اس زمانہ مین ایسا کوئی آدمی نہین - کہ وہ ہر وجہ سے کمال رکھتا ہو "الا ماشاء اللہ" اگر ایک وجہ سے کمال رکھتا ہے - تو دوسری وجہ سے خالی ہے - پس اسی کمال کو حاصل کرنا چاہیے - اور دوسری چیزون سے چشم پوشی کرنا چاہیے خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدِرَ صوفیون کی نسبت بڑی غنیمت ہے - اور اُنکی رسمین کسی کام کی نہین - یہ بات بہت لوگون پر گران گذریگی - مگر مجھے یہی کام فرمایا گیا ہے اُسیکے مطابق کہنا ہے زید و عمرو کی بات پر ٹھہرنا مناسب نہین -

چوتھی وصیت - ہمارے اور اسوقت کے لوگون کے درمیان اختلاف ہے - صوفی طبع لوگ تو یہ کہتے ہین - کہ اصل مطلوب فنا اور بقا اور استہلاک اور انسلاخ ہی ہے - اور معاش کی رعایت کرنا اور اُن بدنی طاعتونکا بجالانا کہ اُن مین شریعت وارد ہوئی ہے - (صرف) اسلیے ہے کہ سب لوگ اس اصل کو بجا نہین لاسکتے - (بحسب مقولہ) مَا لَا يُدْرَكُ كُلُّهُ لَا يُتْرَكُ كُلُّهُ یعنے جو چیز ساری حاصل نہ ہوسکے وہ ساری چھوڑ بھی نہ دیجاوے - اور متکلمین کہتے ہین کہ جو چیز کہ شریعت اُسکے ساتھہ وارد ہوئی ہے اُسکے سوا کوئی چیز بھی مطلوب نہین - اور ہم کہتے ہین کہ انسان کی صورت نوعیہ کے لحاظ سے شریعت کے سوا کچھہ بھی مطلوب نہین اور شارع نے اس اصل (فنا و بقا وغیرہما) کو خاص لوگون کے لیے بیان کردیا ہے - اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ انسان کی نوع اس طرح پیدا کی گئی ہے - کہ قوت ملکیہ اور بہیمیہ کو جامع ہے - (یعنی دونون قوتین اس مین پائی جاتی ہین) - اور اُسکی سعادت اس مین ہے کہ قوت ملکیہ کو بڑہاوے - اور اُسکی شقاوت اس مین ہے - کہ قوت

بہیمیہ کو بڑہا وے۔ نیز انسان اسطرح پیدا ہوا ہے۔ کہ اُسکا نفس اعمال اور اخلاق کا رنگ
قبول کرلیتا ہے اور اپنی قابو مین لا سکتا ہے اور مرنے کے بعد اُنکو اپنی ساتھہ رکھہ سکتا ہے جیسی کہ
اسکا بدن غذا کی کیفیتون کو اُٹھا لیتا ہے۔ اور اُنکو ساتھہ رکھتا ہی۔ اسی لیے بدہضمی اور بخار وغیرہ مین
مبتلا ہوجاتا ہے۔ نیز اُسکی پیدایش اسطرح ہی کہ حظیرۃ القدس مین شامل ہوکر وہان سے الہام
اور اُس چیز کو حاصل کرسکتا ہی جو الہام کے حکم مین ہی۔ پہر اگر اُن ملائکہ کے ساتھہ کچھہ مناسبت
رکہتا ہو تو الہام پانے سے خوشی اور خرسندی حاصل کرتا ہی۔ اور اگر اُنکی بہ نسبت منافرت
رکہتا ہو تو الہام کے پانے سے تنگی اور وحشت حاصل کرتا ہی۔ حاصل کلام جب انسان کی
نوع کچھہ ایسی بنی ہی کہ اگر اُنکو اپنی حال پر چہوڑ دیا جاوے تو اکثر افراد کو نفسانی بیماریان نقصان پہنچاوین
پس اللہ جلّ شانہ نے محض اپنے فضل وکرم سے اُنکی کارسازی کی۔ اور اُنکے لیے نجات کی راہ
معین فرمائی۔ اور زبان غیب کے مترجم حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہین مین سی اُنکی طرف
بہیجا۔ تاکہ نعمت پوری ہوجاوے۔ اور جو ربوبیت کہ پہلے اُنکی ایجاد (پیدا کرنے) کا باعث ہوئی
پہر اُنکی دستگیری کرے۔ پس انسان کی صورت نوعیہ نے زبان حال کے ساتھہ حق سبحانہ
وتعالے سے شریعت کی درخواست کی۔ اور چونکہ صورت نوعیہ کو سب مین تاثیر ہے اسلیے اس
نوع کے سب افراد کو اُسکا حکم لازم ہے۔ اور افراد کی خصوصیت کو اس مین کچھہ دخل نہین۔ اور فنا
اور بقا اور استہلاک وغیرہ بہی مطلوب ہین۔ مگر خاص خاص افراد سے اسواسطے کہ بعض افراد
نہایت علو اور تجرد مین پیدا ہوتے ہین۔ خداوند تعالے اُنکو انہین کے راستہ سی پہنچاتا ہے۔ یہ حکم وحی
کا نہین۔ بلکہ اس فرد کی زبان حال نے خصوصیت فردیت کی جہت سی اسکا تقاضا کیا ہے اور
شارع کا کلام ان معنون پر ہرگز محمول نہین نہ صراحۃً اور نہ اشارۃً۔ ہان ایک جماعت نے ان مطالب
کو شارع کے کلام سی سمجہا ہے۔ جیسے کوئی آدمی لیلے ومجنون کا قصہ سنکر اپنی سرگذشت پر عمل کرتا
رہے۔ اور اس بات کو اُنکی اصطلاح مین اعتبار کہتے ہین۔ حاصل کلام انسلاخ واستہلاک سے مقدمات
مین حد سی گذر جانا اور مراحل فنا کا اس مین مشغول ہوجانا اگرچہ بعض استعدادون کی بہ نسبت ان کی

کچہہ اصل ہی تاہم عوام کیلئے ایک لاعلاج مرض ہی - اس امت سی جو شخص اُسکو مٹانے مین کوشش کرے خدا تعالےٰ اُس پر رحم کرے - ہرچند یہ بات اس وقت کے بہت سے صوفیون کو ناگوار گذرے گی - مگر مجھے ایک کام کے کرنیکا حکم ہوا ہے اُسی کی موافق کہتا ہون زید و عمرو سے تو مجھے کوئی کام نہین - **پانچوین وصیت** حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کے حق مین نیک اعتقاد رکہنا چاہیے - اور زبان کو اُنکے مناقب کے سوا نہ ہلانا چاہیے - دو طرح کے لوگون نے اس مسئلہ مین خطا کی ہی - ایک جماعت کا یہ گمان ہی کہ آپس مین اُن سب کا سینہ صاف تہا ہرگز اُنکے درمیان کوئی جہگڑا ہوا ہی نہین سو یہ صرف وہم ہی وہم ہے - کیونکہ نقل مستفیض انکے باہمی تنازعون کی شاہد ہی - اور نقل مستفیض کا انکار ہو نہین سکتا - اور ایک فریق نے جب ان چیزون کو اُنکی طرف منسوب دیکہا - تو طعن اور لعن کی زبان کو کہول دیا - اور ہلاکت کی وادی مین جا پڑے - اس فقیر کے دل مین ڈالا گیا ہی کہ صحابہ کرام اگرچہ معصوم نہ تہی - اور ممکن ہی - کہ بعض عوام سی ایسی امور سرزد ہوئے ہون - کہ اگر دوسرے لوگون سی صادر ہون تو وہ طعن و جرح کا مورد بنین - مگر ہم کو کسی مصلحت کے لیے تعبداً اُنکے عیبون سے زبان کے روکنے کا حکم دیا گیا ہے - اور اُنکو گالی گلوچ دینے سے منع کیا گیا ہے - اور وہ مصلحت یہ ہی کہ اگر اُن مین جرح کا باب کہولا جاوے - تو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت (کا سلسلہ) کٹ جاتا ہے اور روایت کے انقطاع مین مذہب درہم برہم ہوتا ہے - اور جب ہر صحابی سے روایت لی جاوے تو اکثر حدیثین مستفیض ہو جاتی ہین - اور امت کی تکلیف ایک دلیل سی قائم ہوتی ہے اور اس نقل مین بعض کی جرح کرنیکا کچہہ نقصان نہین - مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح پر فتوح سی سوال کیا کہ شیعہ لوگ جو اہل بیت کی محبت کے مدعی ہین اور صحابہ کو برا کہتے ہین آپ اُنکے حق مین کیا فرماتے ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک طرح کے روحانی کلام کے ساتہہ القاء فرمایا کہ اُنکا مذہب باطل ہی - اور اُنکے مذہب کا بطلان امام کے لفظ سی معلوم ہوتا ہے - جب مجھے اُس حالت سے افاقہ ہوا - اور مینے امام کے لفظ مین تامل کیا - تو معلوم ہوا کہ اُنکی اصطلاح مین امام

اُس شخص کو کہتے ہین جسکی اطاعت سب لوگون پر فرض ہو۔ اور وہ تمام لوگونکا ہادی مقرر کیا
گیا ہو۔ اور وے امام کے حق مین باطنی وحی کے قائل ہین۔ پس درحقیقت ختم نبوت کے منکر ہین۔ گو
زبان سے آنحضرت صلے اللہ علیہ و الہ وسلم کو خاتم النبیین کہتے ہین۔ اور جسطرح صحابہ کے حق مین نیک
اعتقاد رکھنا چاہیے۔ اسی طرح اہل بیت کے حق مین معتقد رہنا چاہیے۔ اور اُنکے صالحین کو زیادہ تعظیم
کے ساتھہ مخصوص رکھنا چاہیے۔ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۔ ترجمہ اللہ تعالے نے ہر چیز کی
قدر مقرر کی ہے۔ اس فقیر کو معلوم ہوا ہے۔ کہ دوازدہ امام (اللہ تعالے اُنسے راضی ہو) نسبتون مین سے
ایک نسبت کے قطب ہوئے ہین اور تصوف کا رواج اُنکے گذرنے کے ساتھہ ہی پیدا ہو گیا لیکن
عقیدہ اور شریعت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے غیر سے لے نہین سکتے۔ انکی قطبیت ایک باطنی
امر ہے تکلیف شرعی کے ساتھہ اُسکا کچھہ تعلق نہین۔ ہر ایک کی نص اور اشارہ اپنے سے پہلے
پر اسی قطبیت کے لحاظ سے ہے اور امور متعلقہ امامت جو کہا کرتے تہے۔ وہ اسی کی طرف راجع ہے
کہ اپنے بعض خالص یارون کو اُس پر مطلع کر دیا کرتے تھے۔ پہر کچھہ دنون کے بعد ایک گروہ نے
سُرید کی اور اُنکی بات کے اور معنی بنا لیے۔ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ چہٹی وصیت تعلیم کا طریق جیسے
کہ تجربہ سے ثابت ہوا۔ یہ ہے کہ پہلے صرف ونحو کے مختصر رسالے طالب العلم کے ذہن کے موافق
ہر ایک فن سے تین تین یا چار چار کتابین پڑہا دین۔ اسکے بعد تاریخ یا علم اخلاق کی کوئی ایسی کتاب
پڑہا دین جو عربی زبان مین ہو اور اسی اثنا مین کتب لغت سے مشکل الفاظ کے ڈہونڈہنے کا طریق
بہی سکہا دیوین۔ جب زبان عربی پر قادر ہو جاوے۔ تو موطا بروایت یحیی بن یحیی مصمودی پڑہا دین
اور اُسکو ہرگز بیکار نہ چہوڑین۔ کیونکہ اصل علم حدیث ہے۔ اور اسکے پڑہنے سے بہت فیض حاصل
ہوتے ہین۔ ہمین اس ساری کا سماع مسلسل ہے۔ بعد ازان اسطرح سے قرآن شریف پڑہا دین
کہ قرآن شریف کو بغیر تفسیر کے پڑہے۔ اور ترجمہ کہتا جاوے۔ اور جو بات نحو یا شان نزول
مین مشکل ہووے۔ اُس مین ٹہر جاوے۔ اور بحث کرے مابعد سبق سے فارغ ہونیکے بعد سبق
کے برابر تفسیر جلالین پڑہے۔ اس طریق مین بہت فیض ہین۔ اسکے بعد ایک وقت مین

حدیث کی کتابین جیسے صحیحین وغیرہما اور فقہ اور عقائد اور سلوک کی کتابین پڑہے ہے۔ اور ایک وقت مین دانشمندی کی کتابین جیسے شرح جامی اور قطبی وغیرہما پڑہا ہے "الی ماشاء اللہ" اور اگر ہو سکے تو ایک روز مشکوٰۃ شریف اور دوسرے روز شرح طیبی اسی قدر جس قدر پہلے روز مشکوٰۃ شریف پڑہی تہی پڑہے۔ بہت ہی مفید ہے۔ **ساتوین وصیت** ہم مسافر آدمی ہین۔ کہ ہمارے باپ دادا ہندوستان کے ملک مین مسافرت کے طور پر آگئے۔ نسب اور زبان کا عربی ہونا ہمارا فخر ہی۔ کیونکہ یہ دونون باتین پہلون اور پچہلون کے سردار نبیون اور رسولون سے بہتر۔ تمام موجودات کے فخر (حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ) علیہ وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات سی ہمکو قریب کرتی ہین۔ اس بزرگ نعمت کا شکریہ ہی کہ حتی المقدور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت کے پہلے عربون کی عادتون اور رسمون کو نہ چہوڑین اور عجم کی رسمین اور ہندؤن کی عادتین اپنے درمیان نہ رہنے دین۔ اَخْرَجَ الْبَغَوِیُّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ قَالَ اَتَانَا کِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِیْجَانَ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ اَمَّا بَعْدُ فَاتَّزِرُوْا وَارْتَدُوْا وَانْتَعِلُوْا وَاَلْقُوا الْخِفَافَ وَاَلْقُوا السَّرَاوِیْلَاتِ وَعَلَیْکُمْ بِلِبَاسِ اَبِیْکُمْ اِسْمٰعِیْلَ وَاِیَّاکُمْ وَالتَّنَعُّمَ وَزِیَّ الْعَجَمِ وَعَلَیْکُمْ بِالشَّمْسِ فَاِنَّهَا حَمَّامُ الْعَرَبِ وَتَمَعْدَدُوْا وَاخْشَوْشِنُوْا وَاخْلَوْلِقُوْا وَاَعْطُوا الرُّکُبَ وَانْزُوْا نَزْوًا وَارْمُوا الْاَغْرَاضَ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَانْزُوْا عَلٰی ظُهُوْرِ الْخَیْلِ نَزْوًا۔ یعنی جب عرب جہاد کیلیے اطراف عجم مین پہیل گئی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس امر سے ڈرے کہ یہ لوگ کہین عجم کی رسمون کو اختیار کرکے عرب کی رسم کو چہوڑ نہ دیوین۔ پس انکی طرف فرمان لکہا۔ کہ تہبند باندہو۔ اور چادر اوڑہو۔ اور جوتا پہنو۔ اور موزون اور پاجامون کو چہوڑ دو اور اپنے باپ اسمٰعیل ع کے لباس کو لازم پکڑو۔ اور اپنے تئین تن پروری اور عجم کے لباس سی دور رکہو۔ اور دہوپ مین بیٹہا کرو۔ کیونکہ آفتاب عرب کا حمام ہی۔ اور قوم معد کی رسم پر قائم رہو۔ اور موٹا لباس پہنو۔ اور سخت گذران بنو۔ اور پرانا کپڑا پہننے کی عادت رکہو۔ اور اونٹون کو پکڑ کر مطیع بناؤ۔ اور گہوڑون پر کود کر چڑہا کرو۔ اور نشانون پر تیر اندازی کیا کرو۔ ہندؤن کی بری عادتون مین سی ایک یہ ہے کہ جب کسی عورت کا خاوند

مرجاوے تو اسی دوسرا خاوند نہین کرنے دیتے۔ یہ عادت عرب مین کبھی نہین ہوئی نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے نہ آپ کے زمانے مین اور نہ آپ کے بعد۔ اُس شخص پر اللہ تعالیٰ رحم کرے کہ اس بری عادت کو مٹاوے۔ اگر تمام لوگون سے اسکا دور ہونا ممکن نہ ہو۔ تو اپنی قوم مین عرب کی عادت قائم کرنی چاہیے۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اس عادت کو برا جاننا چاہیے۔ اور دل مین اسکا دشمن ہونا چاہیے۔ کیونکہ یہی منکر کا ادنے درجہ ہے۔ ہم لوگون کی بری عادتون مین سے ایک اور بات یہ ہے کہ عورتون کا مہر بہت مقرر کرتے ہین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دین اور دنیا مین ہماری شرافت آپ پر ختم ہوتی ہے اپنے اہل بیت کا مہر جو تمام آدمیون سے بہتر ہین۔ بارہ اوقیے اور ایک نش مقرر فرمایا۔ جو (حساب سے) پانسو درہم ہوتا ہے۔ ہم لوگون کی بری عادتون مین سے ایک اور بات شادیون کے موقعون پر اسراف کرنا اور ان مین بہت رسمین مقرر کرنا ہے۔ ولیمہ اور عقیقہ دو شادیان ہین۔ ان کو اختیار کرے۔ اور انکے غیر کو چھوڑ دینا چاہیے یا انکا اہتمام اور التزام نہ کرنا چاہیے۔ ہم لوگون کی بری عادتون مین سے ایک اور بات ماتمون اور سوم اور چہلم اور ششماہیون مین اسراف کرنا ہے۔ اور عرب کے پہلے لوگون مین ان تمام باتون کا وجود نہ تھا۔ مناسب تو یہ ہے۔ کہ تین دن تک میت کے وارثون کی تعزیت اور انکو ایک رات دن کھانا کھلانے کے بغیر اور کوئی رسم نہ ہو۔ قبیلے کی عورتین تین دن کے بعد جمع ہوویں اور میت کے گھر کی عورتون کے کپڑون مین خوشبو لگا دین۔ اور اگر میت کی زوجہ ہے۔ تو وہ بھی عدت کے گذرنے کے بعد سوگ کو قطع کر دے۔ ہم مین سے نیک بخت وہ شخص ہے۔ کہ زبان عرب کی صرف و نحو اور ادب کی کتابون سے مناسبت پیدا کرے اور حدیث اور قرآن کو سمجھے۔ علم شعر اور معقول کی فارسی اور ہندی کی کتابون مین مشغول ہونا۔ اور بادشاہون کے ماجرون اور صحابہ کرام کے باہمی جھگڑون کی تاریخی کتابون کا دیکھنا سب گمراہی در گمراہی ہے۔ اگر زمانہ کی رسم ان مین شغل کرنے کو مقتضی ہو۔ تو اتنا تو ضرور ہے۔ کہ اسکو دنیا کا علم جانے اور اس سے متنفر رہے اور استغفار اور پشیمانی کرے۔ اور ہمارے لیے ضروری

کہ حرمین شریفین مین جاوین۔ اور اپنے موںہہ کو اُن آستانون پر ملین ہماری سعادت اسی مین ہے۔ اور بدبختی اس سی اعراض کرنے مین ہے۔ آٹھوین وصیت۔ حدیث شریف مین آیا ہے۔ مَنْ اَدْرَکَ مِنْکُمْ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ فَلْیَقْرَأْ مِنِّی السَّلَامَ یعنی تم مین سی جو شخص عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو ملے تو انہین میرا سلام دیوے۔ مجھے نہایت آرزو ہے کہ اگر حضرت روح اللہ کے زمانے کو پاؤن تو پہلے پہل مین ہی سلام پہنچاؤن اور اگر مینے وہ زمانہ نہ پایا۔ تو میری اولاد یا اتباع مین سے جو شخص آنحضرت علیٰ نبینا وعلیہ السلاۃ والسلام کا زمانہ پاوے سلام کے پہنچانے مین نہایت حرص رکھی تا کہ مہدی لشکرون کا پہلا لشکر ہم ہی ہون۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

ترجمہ رسالہ دانشمندی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حکمتین سکھانے والے اور بہت نعمتین دینے والے اللہ ہی کے لیے سب تعریفین ہین۔ اور تمام نبیون اور رسولون سی بہتر پیغمبر پر اللہ کی رحمتین نازل ہون۔ اور آپ کے اُن گھر والون اور یارون پر بھی جنہون نے دین کے احکام پہنچائے۔ اور ہمارے واسطے وہ باتین بیان کین جو یقین پیدا کرتی ہین۔ اسکے بعد فقیر ولی اللہ بن عبد الرحیم کہتا ہی۔ کہ مین نے فن دانشمندی اپنی والد بزرگوار سے حاصل کیا۔ اور انہون نے میر محمد زاہد بن قاضی محمد اسلم ہروی سی اور انہون نے ملا محمد فاضل سی اور انہون نے ملا یوسف قرا باغی سی اور انہون نے میرزا جان سی اور انہون نے ملا محمود شیرازی سی اور انہون نے ملا جلال الدین دوانی سے اور انہون نے اپنے باپ ملا اسعد بن عبد الرحیم اور ملا مظہر الدین گازرونی سے اور اُن دونون نے ملا سعد الدین تفتازانی اور سید شریف جرجانی سے اور انہون نے قطب الدین رازی سی اور قطب الدین اور ملا سعد الدین تفتازانی دونون .. .. .. نے قاضی عضد سی اور انہون نے ملا زین الدین سی اور انہون نے قاضی بیضاوی سے۔ اور ان کی سند شیخ ابو الحسن اشعری تک کتب تاریخ مین مشہور و معروف ہے۔ حاصل کلام اس فقیر نے

فن دانشمندی اور علم کلام اور اصول سب ملے جُلے اس سند کے ساتھہ حاصل کیے ہین - اور اس
سند کے سارے لوگ محقق مصنف تہے - جو تصنیف اور تدریس مین مشغول رہے - مگر اس فقیر کے
والد بزرگوار کہ اشغال قلبیہ مین مشغول ہونیکے باعث تصنیف اور زیادہ تدریس کے شغل مین مشغول
نہین ہوئے - خاطر فاتر مین گذرا - کہ فن دانشمندی کا کوئی قاعدہ مقرر کرکے اہل زمان پر ظاہر کیا
جاوے - اگر کوئی پوچھے کہ دانشمندی سے کیا مراد ہے - تو ہم کہتے ہین کہ اس سے کتاب دانی مراد ہے
اور کتاب دانی کے تین مرتبے ہین پہلے یہ کہ کتاب کا مطالعہ کرے اور اسکی حقیقت کو پورے
طور پر سمجھے دوسرے یہ کہ کتاب پڑہائے اور اسکی حقیقت شاگردون کو سمجھاوے تیسرے
یہ کہ کتاب پر شرح یا حاشیہ لکھے اور اُسکے واضح کرنے مین مبالغہ کرے - اگر کوئی کہے کہ جس قاعدے کو
بیان کرتے ہو اُسکے سمجھنے اور یاد کرنے کا فائدہ کیا ہے - ہم کہتے ہین - کہ اسکے دو فائدے ہین - ایک
تو یہ کہ کتاب کے مطالعہ کرنیکا طریق اس سے معلوم ہوگا - اور اکثر ایسا مطالعہ صحیح ہوتا ہے - اس اجمال
کی تفصیل یہ ہے - کہ جب یہ طالب فن دانشمندی کے بعض مقدمات مانند صرف و نحو و لغت وغیرہ یاد
کر چکے اسکے بعد کسی کتاب کا مطالعہ کرنا شروع کرے اور اسکی شرح کو سامنے رکھے - اور شفیق استاد اسکو
وہ قواعد کلیہ جتلا دیوے - اور اسکے بعد ہر جگہ شارح کے کلام کے نکتے پر مطلع کر دیوے - تو مشق کرنیکے
باعث کتاب سمجھنے کا سلیقہ (اُس مین) پیدا ہو جائیگا - اور اس مین شک نہین کہ احکام کلیہ کے جاننے کے
بعد جزئیات کا احاطہ کرنا اور اُن کی مانند اور جزئیات کا پیدا کرنا بہت ہی آسان ہوتا ہے - جیسے
شعرا کے دیوانون کے ساتھہ اشتغال رکہنے والے کے لیے عروض کا جاننا سہل ہوتا ہے) دوسرا فائدہ
یہ کہ اُن عزیزون نے جنکا نام (بیان سند مین) لیا گیا ہے جو فن دانشمندی مین عمدہ ہین - اُنہون نے
اور اُن جیسون نے فنون دانشمندی کو علم کلام اور اصول وغیرہ کے ساتھہ ملا دیا ہے اکثر اتفاق
پڑتا ہے کہ طالب فن دانشمندی کو ان سے تمیز نہین کر سکتا ہے - اور اس تمام اجتماعی شکل کو ایک علم خیال کرنے
لگتا ہے - جیسے کہ اس زمانہ کے اکثر خام طبع لوگون کا حال ہے - پس اُسکی نظر مین علم کے اطراف کے
پہیل جانے کے باعث نہ تو علم کا اچھی طرح احاطہ کر سکتا ہے - اور علم سے جدا اور علیحدہ ان فنون کی

طرف ذہن کے انتقال نہ کرنے کے جہت سے نہ اچھی طرح دانشمندی کو سیکھ سکتا ہے۔ پس جب
اس قاعدے کو یاد کرلیویگا تو اسکے ذہن مین دانشمندی کے فنون کا ایک جامع اور محدود اور جدا
امر پیدا ہو جائیگا۔ اور ہر جگہ مین تھوڑی سی توجہ خرچ کرکے مسائل علم کو علیحدہ سمجھ لیگا۔ اور ہر طرف سے
انکو گھیر لیگا۔ وَمَا اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ (یعنی مین اپنے مقدور کے موافق
اصلاح کا ہی ارادہ کرتا ہون۔ اور میری توفیق اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ ہے) جاننا چاہیے کہ عالم
آدمی جب کسی علم کی کوئی کتاب تحقیق کے طور پر اپنے شاگردون کو پڑھانا چاہے تو اسکے لیے پندرہ
چیزون کی رعایت ضروری ہے۔ اور ایسا ہی اگر کوئی شخص کسی کتاب کی شرح کرنا چاہے تو اسی
بھی ان امور کی محافظت ضروری ہے۔ **پہلے** مشکل الفاظ کا ضبط کرنا یعنی عبارت مین جو اسم یا فعل
محل اشتباہ واقع ہون تو انکی حرکات و سکنات کو ظاہر کردیوے۔ ایسا ہی حروف منقوط وغیر منقوط
کو بیان کردیوے۔ تاکہ (شاگرد) لفظ اور خط کی غلطی سے بچ جاوے۔ **دوسرے** قلیل الاستعمال
الفاظ کی شرح یعنی اگر کوئی ایسا قلیل الاستعمال لفظ عبارت مین واقع ہووے کہ شاگرد اسکو سمجھ نہین
سکتے تو اسکا لغوی اور اصطلاحی معنی بتادیوے۔ **تیسرے** مشکل عبارت کو واضح کردینا یعنی اگر کوئی ایسا
مشکل صیغہ عبارت مین واقع ہووے کہ اسکا سمجھنا شاگردون پر دشوار ہو تو اسے صرف ونحو کے مطابق
حل کردیوے۔ **چوتھے** مسئلہ کی صورت بیان کرنا۔ اگر کتاب مین کوئی ایسا قاعدہ مذکور ہو
جو شاگردون کی سمجھ مین نہین آتا تو اسے واضح عبارت مین بیان کرکے اسکی کچھ مثالین بیان کرے
تاکہ شاگرد سمجھ لیوین۔ **پانچوین** دلائل کو شاگردون کے ذہن کے قریب کرنا یعنی کتاب مین اگر
کسی مسئلہ پر کوئی دلیل قائم کیگئی ہو تو اسکے پیچیدہ مقدمات کو اس طرح بیان کرے کہ بعض
کے بعض کو لازم ہونے یا بعض کی بعض مین مندرج ہونے کے وجہ سے مدعا ثابت ہوسکے اور ایسی بدیہی
مقدمات کی طرف رجوع کرے کہ اس مین شک کی گنجایش نہ رہے۔ **چھٹے** تعریفات کی تحقیق یعنی
قیدون کے فائدے بیان کرنے اور قسمت کو پھیلانے اور اُن مین سے ایک جامع مانع تعریف
کے نکالنے کا طریق بیان کرے۔ **ساتوین** قواعد کلیہ کا بیان کرنا۔ اور قیدون سے فائدے

بتلانے ۔ اور تقسیم کا پہیلانا ۔ اور مثال دینا ۔ اور وہان سی اس قاعدے کے نکلنے کی وجہ جامع و مانع طور پر بیان کرنا ۔ **آٹہوین** تقسیمات مین وجہ حصر کا بیان کرنا یعنی بتلادیوے کہ مطلوب اقسام مذکورہ مین استقرا یا دلیل عقلی کے ساتہہ محصور ہی ایسا ہی فصلون اور قاعدون کی تقدیم و تاخیر کی وجہ بیان کرے **نوین** دو مشتبہ امرون کو ایک دوسرے سی علیحدہ کرنا یعنی اگر ظاہر مین دو قسمون یا دو مخالف مذہبون مین فرق معلوم نہین ہوتا تو انکی درمیان اچہی طرح فرق ظاہر کرے ۔ **دسوین** دو مختلف امرون کا باہم مطابق کرنا یعنی اگر مصنف کی عبارت کے دو مقامون مین اختلاف معلوم ہوتا ہو تو اُس اختلاف کو حل کرے ۔ خواہ وہ اختلاف دونون مین دلالت مطابقی سی ہو ۔ یا ایک مین دلالت مطابقی سی اور دوسرے دلالت تضمنی یا التزامی سی **گیارہوین** شبہات ظاہر الورود کا دفع کرنا ۔ مثلاً شاگردون کو سرسری نظر مین معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر وہ بات پائی جاتی ہی جو تعریفات مین جائز نہین ۔ جیسے کوئی قید حاجت سی زائد ہی ۔ یا شی کی تعریف اُس چیز کے ساتہہ کیگئی ہی جو اُس سے زیادہ مخفی ہی ۔ یا تعریف جامع اور مانع نہین یا اُنہین معلوم ہوتا ہے ۔ اس جگہ دلیل مین وہ بات پائی جاتی ہی ۔ جو نہ ہونی چاہئے ۔ جیسی کبرے کا جزئیہ ہونا ۔ یا وہ معلوم کرتے ہین کہ اسجگہ مصنف اپنی کلام سے مخالفت کر رہا ہے ۔ تو استاد کو چاہیے کہ ایسے مقامات کی طرف توجہ کرے اُن اعتراضون کو دفع کرے ۔ **بارہوین** جہان کا حوالہ دیا گیا ہی اُسکو بیان کرنا ۔ اور جس موقع پر فیہ نظر کہا ہی اس مین وجہ نظر کو بیان کرنا ۔ اور جس موقع پر سوال مقدر کی طرف اشارہ کیا گیا ہی ۔ اُس سوال کو ظاہر کردینا ۔ **تیرہوین** اگر کتاب شاگردون کی لغت مین نہ ہو ۔ تو اُنکی زبان مین اُسکا ترجمہ کرنا **چودہوین** توجیہات کا انتخاب کرنا ۔ اور اُن مین سی زیادہ بہتر توجیہہ کو معین کرنا ۔ یعنے اگر ان ۔ امور مین مدرسین اور شراح اختلاف کرین کچہہ لوگ شرح غریب اور طرح سی کرتے ہین اور کچہہ اور طرح سی ۔ اور توجیہات مین نزاع پڑجاوے ۔ تو ان مین سی بہتر توجیہہ کو چہانٹ کر معین کرے وعلے ہذا القیاس ضبط مشکل اور عبارت پیچیدہ کے حل مین بہی ایسا ہی کرے **پندرہوین** تقریر کا سہل کرنا ۔ یعنے ان بارہ باتون کو واضح مختصر آسان عبارت مین بیان کرے ۔ تاکہ وہ تقریر اچہی طرح شاگردون کے ذہن مین بیٹہہ جاوے ۔ اور نہین صنائع مین سی تمزج ہی ہے ۔ یعنی مصنف

کی عبارت کو اپنی عبارت مین اس طرح ملا دیوے کہ مجموعہ ملکر ایک کلام بن جاوے جب ان پنجگانہ امور کو آدمی نے پختہ کرلیا تو تدریس اور شرح کتب مین کامل ہوگیا اور استاد شفیق کو چاہیے کہ پہلے اپنی شاگردون کو ان امور پر بطریق اجمال واقف کرے دوسرے جب شروح مین ان امور پر گذر ہو تو تنبیہ کردیوے کہ وہان شارح کی یہ غرض تہی اور یہان یہ غرض ہی تیسرے شاگرد کو کہی کہ کتاب کے مطالعہ مین ان امور کو مدنظر رکھی۔ اور انہی امور مین اپنی فکر کو دوڑائے۔ چوتھے شاگرد کے مطالعہ کو اپنے مطالعہ سے مقابلہ کرکے غلطی ایسی طرح سمجھاوے کہ اُس کی ذہن مین اُسکا غلط ہونا آجاوے اور احتیاط کے طور پر ایسی اور غلطیون پر بہی تنبیہ کردیوے۔ پانچمین شاگرد کو کسی کتاب کی شرح یا حاشیہ لکہنے کا حکم دیدے اور اسکی فضیلت کا امتحان کرے تاکہ تربیت کا حق پورے طور پر ادا ہوجاوے۔ جاننا چاہیے کہ یہ دانشمندی معقول اور منقول کی کتابون اور برہانیہ اور خطابیہ علمون سب مین جاری ہی۔ لیکن منقول کی کتابون مین تحقیق عبارت کی زیادہ ضرورت پڑتی ہے۔ اور معقول کی کتابون مین تحقیق مسئلہ کی زیادہ حاجت ہوتی ہے۔ اور علوم برہانیہ مین برہان کے طور پر دلیل کو ایک واسطہ سے یا کئی واسطون سے بدیہی مقدمات کی طرف پہیرنے کی حاجت ہوتی ہے۔ اور علوم خطابیہ مین ظن کے طور پر دلیل کو ظنی مقدمات کی طرف پہیرنا چاہیے۔ فن دانشمندی جو کہ سند مذکور کے ساتھہ مینے اپنے اوستادون سے سیکہا ہے اُسکی تقریر ہو والحمد للہ اولاً و آخراً

بےمثل مشکوٰۃ شریف مترجم کامل ۴ جلدون

مین جسمین ترجمہ نہایت عمدہ مترجم نواب قطب الدین صاحب دہلوی مرحوم حواشی جدیدہ مفیدہ بہت سے کتب احادیث یعنی نیل الاوطار شرح منتقے الاخبار و مرقاۃ شرح مشکوٰۃ مصنفہ ملا علی قاری و اشعۃ اللمعات فی شرح المشکوٰۃ مصنفہ شیخ عبدالحق صاحب مرحوم دہلوی و مظاہر حق مصنفہ نواب قطب الدین و تحفۃ الاخیار مصنفہ مولوی خرم علی و الروضۃ الندیہ شرح الدرر البہیہ مصنفہ نواب محمد صدیق حسن خان و مسک الختام شرح بلوغ المرام مصنفہ نواب صدیق حسن خان صحیح مسلم شریف مع نووی مین سے مناسب مقام پر بڑی تحقیق سے لکہی گئی ہین پس اب یہ کتاب ایسی آسان ہوگئی ہے کہ بغیر استاد کے ہر اردو خوان اس سے بخوبی فائدہ اٹہا سکتا ہے اگرچہ اسکے حاشیہ اور ترجمہ اور لکہائی اور چھپائی و صحت پر بہت روپیہ خرچ ہوگیا ہے مگر ہمنے عام خریدارون کی رعایت کیواسطے اس کی قیمت نہایت ہی کم رکھی ہے کہ قدردانی چکنا لگایا گیا ہے اتنی کم قیمت پر یہ کتاب سب آج تک دنیا بہر مین چہپکر کبہی فروخت نہین ہوئی پہلی دفعہ جو ایک ہزار چہپی تہی تہوڑے عرصہ مین فروخت ہوگئی پہر دوبارہ دو ہزار جلد چھپی ہے اور فروخت ہو رہی ہے قیمت کامل ۴ جلد کی ۱۲ معہ محصول کمیشن مبلغ چار روپیہ مقرر کی ہے نیز ہر ایک جلد علیحدہ علیحدہ بہی بقیمت ایک روپیہ فی جلد مل سکتی ہے اصل قیمت کامل مشکوٰۃ کی چہ روپیہ ہے۔ المشتہر خاکسار شیخ احمد ولد شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب بازار کشمیری و مالک مطبع احمدی لاہور

پریس
پریس
جلد
ہے اصل

Date Due

~~OCT 19 1960~~		

KING PRESS NO. 302